منگل 14- دسمبر 1999ء

خطبہ نمبر 50

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 14- دسمبر 1999ء - 5 رمضان 1420 ہجری - 14- فتح 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 284

اعلان بابت التواء جلسہ سالانہ ربوہ 1999ء

امسال 22-23-24 جنوری 2000ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست دی گئی تھی۔

لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی۔ اسلئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ 1999ء کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو خاص طور پر سحری کے وقت اٹھایا جائے تاکہ ان کو نوافل ادا کرنے کی عادت پڑے

روزے جیسی کوئی چیز نہیں اس میں تمام نیکیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں

فرائیڈے دی ٹینتھ سے رمضان کا آغاز اور جمعہ پر ہی اختتام محض اتفاق نہیں اس میں کوئی الٰہی حکمت پوشیدہ معلوم ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10- دسمبر 1999ء بمقام بیت الفضل کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-10 دسمبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان کی عظمت اور روزے کی عبادت کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 186 کی تلاوت کے بعد فرمایا قرآن کریم کے رمضان میں نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم رمضان کی شان بیان کرنے کیلئے نازل ہوا۔ حضور نے تفسیر امام رازی کے حوالے سے یہ بات واضح فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج فرائیڈے دی ٹینتھ ہے۔ یہ رمضان آج جمعہ سے شروع ہو رہا ہے اور جمعہ پر ہی اس نے ختم ہونا ہے۔ اس بات میں کوئی الٰہی حکمت پوشیدہ معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ہم کو رمضان کی برکتیں بھی حاصل ہوں اور اس الٰہی حکمت کی برکتیں بھی ہم کو عطا ہوں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فرائیڈے دی ٹینتھ سے رمضان کا شروع ہونا اور جمعہ پر ہی اختتام ہونا یہ محض کوئی اتفاق نہیں ہے خدا کی طرف سے کوئی تقدیر ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ماہ رمضان کے بارے میں احادیث بیان فرمائیں اور ان کی وضاحت فرمائی۔ رمضان میں شیطان کے جکڑے جانے کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جو اس ماہ میں خدا کی خاطر خود کو پابندیوں میں جکڑے اسی کا شیطان بھی جکڑا جاتا ہے۔ حضور نے احادیث بیان فرمائیں کہ جو رمضان میں اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس طرح نو مولود بچہ پاک ہوتا ہے۔ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس مہینہ کے تقاضوں کو پہچانا اسکے روزے اسکے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ روزے جیسی کوئی چیز نہیں اس میں تمام نیکیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ یعنی فرض عبادات بھی اور نفلی عبادات بھی۔ مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں اور منافقوں کے لئے یہ مہینہ بہت بھاری ہے۔ مومن اس مہینے میں مالی قربانی کو بہت بڑھا دیتا ہے۔ کبائر سے بچنے کے لئے 5 نمازیں۔ ایک جمعہ اور سال کے بعد رمضان کی عبادات ضروری ہیں۔ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت عروج پر ہوتی تھی۔ رمضان میں حضرت جبرئیل قرآن کریم کے اتنے حصے کا سارا دور دوبارہ کرتے جو نازل ہو چکا تھا۔ نماز روزہ اور اللہ کا ذکر کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کئے گئے مال کو 700 گنا بڑھا دیتا ہے۔ اور جس کو چاہے اس سے بھی زیادہ عطا فرما دیتا ہے۔ سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بچوں کو خاص طور پر سحری کے وقت اٹھایا جائے اس سے ان کو ایک تو خاص مزا آتا ہے دوسرے یہ کہ تہجد کے وقت اٹھنے اور نوافل ادا کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ احادیث کے بیان میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا لوگ اس وقت تک خیر و برکت اور بھلائی حاصل کرتے رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ روزے میں بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ اللہ نے اسکو کھلایا ہے۔ سفر میں روزے سے منع فرمایا گیا۔ سفر میں روزہ رکھنا معصیت ہے۔ جو روزہ رکھ کر جھوٹ بولنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے۔ اللہ نے فرمایا مومن کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں لیکن روزہ میرے لئے ہے میں خود اسکی جزا ہوں۔ روزہ رکھ کر کوئی شور شرابہ نہ کرے گالی نہ دے اگر کوئی دوسرا ایسا کرے تو اسے کہے میں روزے سے ہوں۔ حضور نے فرمایا آجکل ٹھنڈ کے روزے ہیں جن میں بھوک پیاس کی تکلیف نہیں ہوتی لیکن اللہ کے نزدیک ان کا ثواب کم نہیں ہوتا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات دربارہ ماہ صیام اور روزہ بیان فرمائے۔ جس میں فرمایا رمضان تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے۔ اسمیں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ روزہ میں کم کھانے سے تزکیہ زیادہ ہوتا اور کشفی قوت بڑھتی ہے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے رمضان کے روزوں کے بعض مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود کے فتاویٰ بطرز سوال و جواب بیان فرمائے۔ اس کے علاوہ دیگر ارشادات میں فرمایا روزہ نہ رکھنے کا فدیہ دینا دراصل آئندہ روزے کی توفیق پانے کے واسطے ہے۔ سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کے بارہ میں فرمایا قرآن کریم کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ حالت سفر میں روزہ رکھنا معصیت ہے۔ اور سفر وہ ہے جس کو آپ سفر سمجھیں۔

کفالت یتامیٰ

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی' جانی' علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت' مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت' صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کرکے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جب تک آپ کی روح سجدے نہیں کرے گی آپ کی دعائیں مقبول نہیں ہوں گی

اپنے گھر کی زندگی کے لئے بکثرت دعائیں کریں تاکہ اللہ کے ذکر سے سارا گھر زندہ ہو جائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز بتاریخ 8 جنوری 1999ء بمطابق 8 صلح 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ البقرہ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج رات سے رمضان مبارک کا آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے اور اس عرصے میں اعتکاف بیٹھنے والے خالصتاً للہ' اللہ کی محبت میں اعتکاف بیٹھتے ہیں اور خاص طور پر دعائیں کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے تو میں تمام جماعت کی طرف سے دنیا بھر میں اعتکاف بیٹھنے والے احمدیوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ ہم بھائیوں کو بھی جو باہر رہے ہیں اعتکاف سے 'مگر روح کے ساتھ شامل ہیں' ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور جماعت کے عمومی مسائل کو بھی پیش نظر رکھتے ہوئے دعائیں کریں۔ خدا کرے کہ یہ اعتکاف کی راتیں نہ صرف ان کا مقدر جگائیں بلکہ جماعت کا اور ساری دنیا کا مقدر جگادیں۔ اس تمہید کے ساتھ میں اعتکاف سے متعلق بھی کچھ امور بیان کروں گا جن کو معتکفین کو ہر جگہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور یہ امور سراسر آنحضرت ﷺ کی نصائح کے حوالے سے بیان کروں گا۔ لہٰذا ان پر ظاہری طور پر بھی اور روح کے لحاظ سے بھی پوری طرح عمل ہونا چاہئے۔

اب یہ جو دن آرہے ہیں یہ خاص قبولیت کے دن ہیں' خاص دعاؤں کے دن ہیں اور رمضان مبارک کا معراج ہے۔ یہ جو آخری عشرہ ہے انہی دنوں میں سے ایک دن "لیلتہ القدر" کی رات بھی ہوگی۔ انہی دنوں میں راتوں کو اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خاطر جھکنے اور ان کی دعائیں قبول کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ پس یہ آیت کریمہ جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ یہی مضمون بیان ہوا ہے۔ یہ اتنی عظیم الشان آیت ہے یعنی دعا کے مضمون پر اتنی جامع مانع کہ انسانی عقل حیرت زدہ ہو کر اس کو دیکھتی ہے۔ کوئی پہلو دعا کا باقی نہیں چھوڑا' کوئی پہلو قرب الٰہی کا نہیں رہنے دیا جس کا ذکر یہاں موجود نہ ہو۔

اور سب سے عظیم الشان بات اس آیت کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا ایسا ذکر اس میں موجود ہے کہ اگر انسان غور کرے تو اس کے بعد دنیا میں کسی دہریہ کے سامنے اسے جھکنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اتنا دائمی اور قطعی ثبوت ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اس سے۔ اور یہ سارے امور ایک ہی خطبے میں تو شاید بیان نہیں ہو سکتے۔ لیکن آج اس آیت کی تفسیر میں ابھی آپ کے سامنے کچھ باتیں کھولوں گا اور کچھ بہت سے اقتباسات حضرت مسیح موعود (-) کے جو اسی مضمون کے گرد گھوم رہے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھنے کی کوشش کروں گا۔ اگر وقت نہ بچا تو انشاء اللہ اگلے خطبے میں بھی یہی مضمون جاری رہے گا۔

پہلی بات یہ ہے (-) محمد رسول اللہ ﷺ مخاطب ہیں اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں (-) تو میں قریب ہوں۔ قریب کے بہت سے معانی بیان ہوئے ہیں لیکن ایک معنیٰ جو میں سمجھتا ہوں بالکل برحق اور اس آیت کے سیاق و سباق کے عین مطابق اور ایک ذرہ بھی اس میں رائے کا دخل نہیں بلکہ یہ آیت اسی طرح کہہ رہی ہے یہاں رسول اللہ ﷺ کا قرب مراد ہے۔ آپ کے قرب کی وجہ سے خدا قریب ہے۔ پس وہ بندے جو محمد رسول اللہ ﷺ سے خدا کے متعلق سوال کرتے ہیں تو وہ آنحضرت ﷺ کو دیکھ نہیں رہے کہ ان میں خدا بولتا ہے۔ پس اس پہلو سے یہ عظیم الشان آیت ہے کہ وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں خدا کہاں ہے۔ دکھادے ان کو تو وہ ہے جس میں خدا ہے۔ تیرے اندر خدا بول رہا ہے۔ اور اس کے ثبوت کیا ہیں۔ وہ اس آیت میں آگے پھر پیش کئے جا رہے ہیں۔

(فرمایا) پہلا ثبوت یہ ہے کہ تیری دعا کب ردّ ہوئی ہے۔ کوئی دعا ہے تیری جو ردّ کی گئی ہو۔ پس تو ثبوت ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور اس بات کا کہ جو دعا تو کرتا ہے اور جس رنگ میں تو دعا کرتا ہے وہ دعائیں لازماً مقبول ہوں گی۔ پس اس آیت سے جو یہ شبہ پڑتا ہے کہ (-) ہر کس و ناکس کی دعا مراد ہے۔ اور ہر کس و ناکس یہ کہہ سکتا ہے کہ میری دعا تو قبول نہیں ہوئی' میں نے تو بہت دعائیں کیں اس کا بہترین ردّ یہ ہے۔ الداع سے مراد یہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور میرے نزدیک اول معنے یہی ہیں۔ (-) اس داعی محمدؐ رسول اللہ کی دعا میں سنتا ہوں جب بھی یہ مجھے پکارتا ہے۔ میں اس کے پاس رہتا ہوں اس کے بعد پھر اور شک کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے اور تمام دنیا کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کا یہ ایک ایسا ثبوت ہے جس کا کوئی ردّ ہو ہی نہیں سکتا۔

آنحضرت ﷺ کی دعائیں تو قیامت تک کے لئے مقبول ہیں اور آپ کی دعاؤں ہی کا ثمرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (دین) کو دن بدن نئی سے نئی کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں۔ ہر دور میں آنحضرت ﷺ کی دعائیں اس بات کی گواہ ہیں کہ ایک خدا ہے اور وہ خدا سب سے زیادہ محمد رسول اللہ کا خدا ہے۔ اور جس نے دیکھنا ہو قریب سے خدا کو دیکھ لے محمدؐ میں اس کو خدا دکھائی دے گا۔ یہی حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات میں ہم خدا کو جلوہ گر دیکھتے ہیں اور اس کی جلوہ گری کے لئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں مگر خود محمدؐ رسول اللہ کا وجود' وہ وجود ثابت کر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ آپؐ کی ذات میں جلوہ گر ہے۔ پس (-) میں الداع محمدؐ رسول اللہ کی دعا کو سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے کبھی بھی اس کو مایوس نہیں کیا۔

(فرمایا) پس لوگوں کے لئے حکم ہے (-) وہ بھی میری بات کا جواب دیں جیسے محمدؐ رسول اللہ نے جواب دیا۔ میری دعوت پر لبیک کہیں جیسے محمدؐ رسول اللہ نے لبیک کہا تو پھر میں ان سے بھی ایسا سلوک کروں گا۔ (-) اب ولیومنوابی کا مفہوم اس سیاق و سباق میں یہ بنتا ہے کہ ویسا ایمان لائیں جیسے محمدؐ رسول اللہ ایمان لائے تھے۔ محض دور بیٹھے ایمان کے دعوے کر دینا تو بالکل ایک فضول سی بات ہے۔ ایمان وہ جو استجابت کے بعد کا ایمان ہے۔ قبول کرو اللہ کی باتیں پھر ایمان کی باتیں کرو۔ اللہ کی باتیں ہی قبول نہیں تو ایمان کی باتیں کیسے ہو گئیں اور جو اللہ کی باتیں قبول نہیں کرتا وہ قریب بھی نہیں ہے۔ اور جو اللہ کے قریب نہیں' اللہ اس کے قریب کیسے ہو سکتا ہے۔

پس یہ ایک حیرت انگیز طرز بیان ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ قریب کی دعا تو میں ضرور

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنتا ہوں پھر میرے قریب تو رہو۔ تم دور بیٹھے ہو تو میں دور بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے' صفات باری تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں بیک وقت داخل ہیں کہ وہ سب سے قریب ہے اور سب سے دور ہے' اتنا دور کہ تصور بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ پس تم باتیں تو کرتے ہو قبولیت دعا کی اور مجھ سے دور رہتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ گویا یہ فرما رہا ہے جب میری بات کا جواب نہیں دیتے تو معلوم ہوتا ہے تم بہت دور بیٹھے ہو' بہرے ہو گئے ہو' کچھ سمجھ نہیں آتی تمہیں میں کیا کہہ رہا ہوں اور جب مجھ سے مانگتے ہو تو سمجھتے ہو کہ میں تمہارے قریب آجاؤں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ وہی سنت پیروی کے لائق ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ایک لحہ بھی دور نہیں ہوا اور یہی وجہ ہے کہ ہر لحہ آپ کی دعائیں سنتا تھا۔

فرمایا (۔) اگر ہدایت پانی ہے تو یہی طریق ہے۔ اب یہ رمضان کی جو خاص راتیں آرہی ہیں ان میں اسی طریق پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر عمل کریں گے اور اس طریق پر محنت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لعلھم یرشدون کا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ پھر سب کو ہدایت نصیب ہو جائے گی۔ یہ کیسے ہدایت نصیب ہوگی' یہ وعدہ کیسے پورا ہوگا اس ضمن میں میں کچھ باتیں ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے وعدہ کیا تھا سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی وہ حدیثیں پیش کرتا ہوں جو اس آخری عشرہ سے تعلق رکھنے والی حدیثیں ہیں ان میں ان باتوں کا جواب آگیا ہے۔ لعلھم یرشدون میں کیا کیا باتیں مراد ہیں' کیسے تم ہدایت پا سکتے ہو' ان دس راتوں سے کیسے استفادہ کر سکتے ہو یہ سب طریق آنحضرت ﷺ کی سنت سے اور آپ کے فرمودات سے بالکل ظاہر و باہر ہیں۔

مسند احمد بن حنبل جلد 2 ص 75 مطبوعہ بیروت میں یہ روایت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا **عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں یعنی آخری عشرہ سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب اور کوئی دن نہیں ہیں۔** یعنی وہ راتیں آرہی ہیں' وہ دن آرہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں اور اللہ کے نزدیک یہ دن عظیم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ دوسروں کو عظمت عطا کرتا ہے ورنہ اللہ کے حضور کوئی دن عظیم کیسے ہو سکتا ہے۔ عظیم اس نسبت سے ہیں کہ وہ عظیم بنانے والے دن ہیں۔ پس رب عظیم سے تعلق بڑھے گا تو بندہ بھی ساتھ ساتھ عظیم بنتا چلا جائے گا۔

پس ان ایام میں نصیحت کیا فرمائی' تہلیل کی' پہلی نصیحت یہ ہے کہ ان ایام میں تہلیل پھر دوسری نصیحت تکبیر اور تیسری نصیحت تحمید میں کثرت اختیار کرو۔ حدیث میں تو اختصار سے تہلیل' تحمید اور تکبیر کا ہی ذکر ہے لیکن اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تہلیل کہتے ہیں لا الہ الا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کا کثرت سے ذکر کرو۔ اٹھتے بیٹھے' سوتے جاگتے لا الہ الا اللہ کا ورد زبان پہ رہنا چاہئے اور ایسا ورد جس کی ضرب کے ساتھ دل دھڑکیں اور انسان محسوس کرے کہ واقعی اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور جب یہ سچے دل سے محسوس کرے گا تو تکبیر از خود اس سے پیدا ہوتی ہے اللہ اکبر' اللہ اکبر سب سے بڑا اللہ ہے۔ ایک ہی ہے اور سب سے بڑا ہے۔

ان دو باتوں میں تضاد بھی تو ایک دکھائی دے رہا ہے بظاہر۔ جب ایک ہی ہے تو سب سے بڑا کیا مطلب۔ مطلب ہے وہی ہے' تمام کبر اسی کا ہے باقی چیزیں تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ یونہی نظر کے دھوکے ہیں جو دنیا میں دکھائی دے رہے ہیں۔ **ایک اللہ ہی کی شان کبریائی ہے جو ہر چیز میں جھلکے تو پھر توحید کا صحیح علم ہو سکتا ہے اگر نہ جھلکے تو سب نظر کے دھوکے ہیں' کچھ بھی نہیں۔** تو اکبر خدا ہے جس کی ساری کائنات ملکیت ہے اور تہلیل کے ذریعے اس کا کبر تم پر روشن ہوگا' کن معنوں میں وہ اکبر ہے۔ کن معنوں میں وہ سب سے بڑا ہے۔ اور جو اس کے بندے بن جائیں جو سب سے بڑا ہے لازماً دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو وہ کبریائی نصیب ہوگی جو خدا کے غلاموں کو ہی نصیب ہوا کرتی ہے' جو کبریائی آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ نصیب ہوئی۔

اور تحمید الحمد للہ۔ یہ دو باتیں ہوں تو دل سے بے اختیار شکر اٹھتا ہے' جب انسان خدا تعالیٰ کی وحدت کا اعتراف کرے اور دل کی گہرائی سے وحدت کا اقرار کرے اور اس کے نتیجے میں اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے کبریائی نصیب ہو جو صرف غلاموں کو ملتی ہے تو بے اختیار دل سے الحمد للہ نکلتا ہے۔ یہاں "سب تعریف اللہ کے لئے ہے" دو پہلوؤں سے ہے۔ ایک یہ کہ اپنے نفس کی طرف توجہ نہ جائے' یہ خیال نہ ہو کہ اچھا میں بھی بڑا ہو گیا ہوں۔ فوری طور پر اس کا ازالہ الحمد سے ہوگا کہ نہیں نہیں تعریفیں تو اللہ ہی کی ہیں' اسی سے ہمیں خیرات ملی ہے ہمارا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ دوسرے الحمد للہ ایک جذبہ شکر کے اظہار کا کلمہ بن گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے زمانے سے اب تک یہی نیک سنت چلی آرہی ہے کہ جب کوئی اچھی خبر ملے تو بے اختیار منہ سے الحمد للہ نکلتا ہے۔ تو ان دونوں معنوں میں الحمد للہ کا ورد ان دنوں میں بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

ایک دوسری حدیث صحیح مسلم کتاب الاعتکاف سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں بہت زیادہ مجاہدہ فرماتے تھے' اتنا کہ ان دنوں کے علاوہ دوسرے دنوں میں ایسا مجاہدہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان) تو اس لئے **ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے خاص نصیحت ہے کہ اگر غفلتیں پہلے ہو چکی ہیں تو ان کو چھوڑ دیں۔ اور اب ان دنوں کے مجاہدے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیں۔**

مسلم کتاب الذکر میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے کہ لوگ زور زور سے نعرہ تکبیر لگانے لگے۔ اب یہاں نعرہ تکبیر کا ذکر چلا ہے تو اس تعلق میں یہ حدیث پیش نظر رہنی چاہئے۔ زور زور سے نعرہ تکبیر لگانے لگے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا (ﷺ) اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو' نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم پکار رہے ہو اس کو جو سمیع ہے' اس کو جو قریب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر باب استحباب خفض الصوت بالذکر) اب اس نصیحت سے ہمیں قرب کے معنے بھی نصیب ہو گئے اور یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے ساتھ' آپؐ کے صحابہ کے بھی قریب تھا۔ بہت بڑی خوش خبری ہے یہ صحابہ کے لئے۔

فرمایا تم اس کو پکار رہے ہو جو تمہارے قریب ہے۔ محمدؐ رسول اللہ بھی قریب تھے جن میں خدا تھا اور محمدؐ رسول اللہ کی وساطت سے' آپؐ کے طفیل سارے صحابہ بھی خدا کے قریب تھے اور ان میں بھی خدا جلوہ گر تھا۔ تو جب خدا تمہارے اندر ہے اور دور نہیں اور بہرہ نہیں ہے کہ قریب بیٹھے بھی زور سے کہنا پڑے کہ اچھا یہ بات ہماری سن لے وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے۔ فرمایا **سمیع ہے اور قریب ہے ہر بات کو سنتا ہے خواہ وہ اونچی کہی جائے یا ہلکی' خفیف کی جائے اور وہ دور نہیں ہے اس لئے تم اسے پکارتے وقت دل کی گہرائی سے پکارو مگر اونچی آواز سے پکارنا ضروری نہیں ہے۔** بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے اونچی آواز سے بھی تکبیر بلند کی ہے مگر خدا کو سنانے کے لئے نہیں' لوگوں کو سنانے کے لئے جن پر تکبیر کا رعب جاری کرنا ضروری تھا۔ پس ایسے مواقع پر تکبیر بلند کی جاتی ہے ان کو سنانے کے لئے جو خدا کے ذکر سے بہرے ہوں تاکہ تکبیر کی اتنی بلند چوٹ ان کے دل پر پڑے کہ شاید دل جاگ جائیں' شاید اس کھٹکھٹانے سے اللہ کا ذکر ان کے دلوں میں داخل ہو سکے۔

بخاری کتاب الصوم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک یہ حدیث ہے۔ جب رمضان آخری دس دنوں میں داخل ہوتا یا جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو آنحضرت ﷺ اپنی کمر ہمت کس لیتے تھے اور اپنی راتوں کو زندہ فرماتے اور اہل و اعیال کو بھی عبادت کے لئے جگاتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم' باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان) اہل و عیال کو عبادت کے لئے جگانا تو رسول اللہ ﷺ کا عام دستور تھا اور آپ کی راتیں زندہ ہی رہا کرتی تھیں اس پر مزید کوشش اور مزید توجہ اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ پس وہ **لوگ جو پہلے بھی تہجد گزار ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان دس دنوں کی تہجد میں کوئی نئی بات آنی چاہئے جو پہلے تہجد ادا کیا کرتے تھے ان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہیں تھی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تہجد میں تو سب چیزیں تھیں اس کے باوجود آپ ان دس راتوں میں خاص محنت فرمایا کرتے تھے اور اس کی وجہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ انی قریب۔

قریب ہوتے ہوئے پھر اور بھی قریب ہونے کا وعدہ' اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا قرب لامتناہی ہے۔ یہ وہم دل سے نکال دینا چاہئے کہ ہم قریب ہو گئے اور بس کافی ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اللہ کے ایسے قریب نہیں ہوئے کہ اس سے آگے قرب ممکن نہیں تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت ﷺ بھی جامد اور خدا بھی جامد ہو جاتا حالانکہ محمدؐ رسول اللہ پر جو خدا جلوہ گر ہوا وہ جامد نہیں ہے' ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں ہے' وہ قرب میں بھی بڑھتا ہے۔ جب انسان سوچتا ہے کہ اس سے زیادہ قرب ممکن نہیں پھر اور قرب کے نظارے دیکھتا ہے اور آنحضرت ﷺ اس قرب میں ہمیشہ بڑھتے رہے ہیں' کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایک مقام پر' قرب الٰہی کے مقام پر آکر آپؐ ٹھہر گئے تھے۔ پس اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مزید قرب کے وعدے دیئے اور باقی جتنے تہجد گزار' خدا کی راہیں تلاش کرنے والے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے وہ اور قرب ڈھونڈیں۔

کسی ایک قرب کے تصور پر ٹھہر جانا کافی نہیں ہے۔ یہ مادی معشوقوں کا کام ہے کہ ان کے قریب ہوتے ہوتے ایک جگہ جا کر آپ ٹھہر جایا کرتے ہیں۔ اور جہاں ٹھہرے وہیں سے عشق مرنا شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا عشق دائمی ہے اور اس کے قرب میں کوئی مقام نہیں ہے جہاں ٹھہر جائیں اور خدا کا عشق مرنا شروع ہو جائے۔ پس یہ سارے مضامین آنحضرت ﷺ کی اس سنت میں شامل ہیں کہ آپ کمر ہمت کس لیا کرتے تھے جیسے کوئی مشقت کے کام کے لئے اپنے ازار بند کو زور سے کس لیا کرتا ہے۔ اس کو عربی محاورے میں کہتے ہیں کمر ہمت کسنا۔ پس آنحضور ﷺ بھی کمر ہمت کس لیا کرتے تھے۔

جہاں تک آپؐ کے اعتکاف بیٹھنے کا تعلق ہے اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہماری رہنمائی کر رہی ہے۔ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے' کہ رمضان کے آخری عشرے میں آپ نے اعتکاف کیا۔ آپ کے لئے کھجوروں کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا۔ یاد رکھیں کہ اس زمانے میں مسجد نبوی میں اتنی بڑی گنجائش تھی کہ آج کل کی مسجدوں میں آپ سوچ بھی نہیں سکتے' بہت وسیع ہے مسجد نبوی۔ اس میں جگہ جگہ الگ الگ خیمے نصب ہوا کرتے تھے الگ الگ حجرے بنائے جاتے تھے اور بالعموم ایک کی آواز دوسرے کی خلوت میں مخل نہیں ہوا کرتی تھی' یہ دستور تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا۔ اسے اب **تمام معتکفین غور سے سن لیں آپؐ نے کیا فرمایا۔ نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قرائت بالجہر نہ کرو'** حدیث کے الفاظ ہیں "لا یجھر بعضکم علی بعض بالقراءۃ" یعنی اس کے دونوں معانی بن سکتے ہیں۔ اپنی قراءت سے کسی دوسرے قاری کی قراءت میں مخل نہ ہو۔ اور ایک ترجمہ جو عام چلا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو سنانے کے لئے۔ تو یہ جو عام طور پر اعتکاف کا دستور ہے اس میں ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کوئی ایک حجرے میں بیٹھا ہوا کسی دوسرے کو سنانے کے لئے قرآن پڑھتا ہے۔ یہ کوئی قرآن کلاس تو نہیں لگی ہوئی مگر دوسرا پہلو درست ہے کہ اگر کوئی اونچی آواز سے تلاوت کرے گا تو وہ دوسرے کی تلاوت میں مخل ہو گا اور یہ خدا سے راز و نیاز کی راتیں ہیں ان میں کسی کو یہ حق نہیں کہ چاہے قرآن کی تلاوت ہی کے ذریعے مگر کسی کے جو راز و نیاز کے لمحے ہیں ان میں وہ مخل ہو جائے۔

اب رسول اللہ ﷺ نے جو اپنے خیمے سے نکل کر یہ بات فرمائی تو دو باتیں قطعی ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کی قراءت کی آواز دوسرے خیموں کو نہیں پہنچتی تھی اگر پہنچتی تو آپ یہ نصیحت فرما ہی نہیں سکتے تھے۔ تو قرآن کی قراءت سے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو محبت ہو سکتی ہے۔ آپ کی قراءت کی آواز تو خیمے کے دائرے میں ہی رہے اور کسی دوسرے خیمے میں دخل نہ دے لیکن دوسروں کی آوازیں دخل دیں یہ تب ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے خیمے تک بھی وہ آواز پہنچتی ہو۔ پس آپ نے سنا اور ناپسند فرمایا اور باقیوں کے لئے بھی اس حوالے سے ایک حفاظت کا سامان فرما دیا کہ ہر ایک کا یہ حق ہے کہ اللہ کے راز و نیاز کے معاملہ میں وہ الگ اور مخفی رہے اور کوئی دوسرا اس کی عبادت میں مخل نہ ہو۔

اب یہ بات ہمارے معتکفین کو پیش نظر رکھنی چاہئے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی عبادت کے وقت' گریہ وزاری کے وقت یا تلاوت کے وقت یہ باتیں بھول جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ہمیشہ شکایت پیدا ہوتی رہتی ہے۔

اب ایک حدیث ہے ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے اور حضرت فضالہؓ بن عبید سے یہ روایت ہے۔ حضرت فضالہؓ بن عبید روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ اس نے نہ تو اللہ کی حمد و ثنا کی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ **پس وہ جو اپنی دعاؤں کو مقبول بنانا چاہتے ہیں اس نصیحت کو غور سے سن لیں کہ رمضان کی دعائیں مقبول تو ہوں گی لیکن پہلے تسبیح و تحمید اور درود پڑھنا بہت ضروری ہے۔** اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے یعنی فوراً اپنے مطلب کی بات پہ آگیا اور یہ بھول گیا کہ جس رستے سے وہ مطلب کی بات کہنی چاہئے تھی جس کے نتیجے میں وہ بامراد ہوتا وہ رستہ اختیار کرنا بھول گیا تو شارٹ کٹ (Short Cut) کر کے جس جگہ پہنچنا چاہتا تھا وہاں پہنچنے کی کوشش کی اور شارٹ کٹ والے بعض دفعہ پھسل کے نیچے ہی جا پڑتے ہیں اصل مقصد کو حاصل ہی نہیں کر سکتے تو ہر چیز کا ایک طریق مقرر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اگر اپنی دعاؤں کو مقبول بنانا چاہتے ہو تو یہ طریق اختیار کرو۔ کیا طریق؟ آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور سے فرمایا۔ یہ راوی کہتا ہے کہ مجھے اب یاد نہیں اسے بلایا' مخاطب ہی اسی کو کیا تھا یا کسی اور کو کیا اور وہ سن رہا تھا۔ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے شروع کرے۔ کبھی بھی اس کے بغیر دعا نہ مانگے۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے یہاں نبی کریم کا لفظ تو میں نے داخل کیا ہے اپنی طرف سے عزت کی خاطر۔ ورنہ آنحضرت ﷺ نے ثم یصلی علی النبی فرمایا اور ساتھ ﷺ بھی فرمایا۔ یہاں اپنی ذات کو جدا کر کے ہمیں سکھانے کی خاطر ﷺ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں کیونکہ اصل روایت میں بعینہ اسی طرح درج ہیں۔ یہ کہنے کے بعد ثم یدعو بعد ما شاء یہ جب کرے گا پھر جو دعا چاہے کرے' "جو دعا کیجئے قبول ہے آج" والی بات ہو گی پھر' اس وقت جو دعائیں ہیں وہ پھر مقبول دعائیں ہوں گی۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

آنحضرت ﷺ نے قبولیت دعا کے تعلق میں ایک خاص موقع کا ذکر فرمایا کہ ایسے موقع پر دعا زیادہ قبول ہوتی ہے وہ کون سا موقع ہے؟ سجدے کی حالت۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ میں یہ حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب سجدے میں ہو اس لئے بہت دعا کیا کرو۔**

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یقول فی الرکوع والسجود)

اب اس حدیث کا بعض دوسری احادیث سے بظاہر ایک تضاد دکھائی دے رہا ہے اور وہ احادیث وہ ہیں جن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دوسری امہات المومنین اور صحابہ کی روایات میں درج ہے کہ بعض دفعہ رسول اللہ ﷺ تقریباً ساری رات خدا کے حضور کھڑے گزار دیتے تھے یہاں تک کہ پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ **اب سجدہ کی حالت اور کھڑے ہونے کی حالت کا یہ فرق کیا ہے؟ یہ میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سجدے ہی کی حالت میں ہوتے تھے۔ اصل سجدہ روح کا سجدہ ہے۔ ظاہری سجدہ بھی ایک قرب کا نشان بن جاتا ہے۔** اور رسول اللہ ﷺ کے سجدوں کے لمبے ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ لیکن اکثر روایتوں میں رات کے لمبے قیام کا ذکر ضرور ملتا ہے۔

پس یہ خیال کر لینا کہ سجدہ ایک الگ حالت تھی اور قیام ایک الگ حالت تھی اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درست نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح کبھی بھی سجدے سے الگ نہیں ہوئی۔ پس آپ کی روح سجدہ ریز رہتی تھی خواہ جسم کھڑا ہی ہو اور آپ فرما رہے ہیں کہ سجدے کی حالت میں اللہ قریب تر ہوتا ہے۔ پس اللہ آپؐ کے قریب تر تھا۔ آپؐ بھی خواہ کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیں خواہ بیٹھ کر خواہ سجدہ جو ظاہری سجدہ ہے سجدہ کرتے ہوئے یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک آپ کی روح سجدے نہیں کرے گی آپ کی دعائیں مقبول نہیں ہوں گی۔ جب تک روح سجدے نہیں کرے گی اللہ کے قرب کے نظارے نہیں دیکھ سکتے۔

ایک اور طریق آنحضرت ﷺ نے قبولیت دعا کا بیان فرمایا وہ آج کل کے دنوں سے پہلے آج کل کے دنوں کی تیاری سے تعلق رکھتا ہے۔ آجکل ہم چاہتے ہیں ہماری دعائیں قبول ہوں اور اسی طرح مصیبت کے وقت ہم چاہتے ہیں ہماری دعائیں قبول ہوں۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب فراخی کے دن ہوں، جب تمہیں ضرورت نہ ہو پھر اللہ کے پاس جاؤ اور مناجات کرو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ تمہیں ضرورت ہو اور اللہ تمہیں بھول جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے یہ دن خاص قبولیت کے دن اور قرب کے دن اس لئے تھے کہ عام دن بھی تو ایسے ہی تھے کبھی بھی آپ کے اوپر کوئی ایسی فراغت کا دن نہیں آیا جب کہ اللہ کی یاد سے مستغنی ہوئے ہوں۔ اور ضرورت پڑنے سے پہلے ہی ضرورتوں کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور یہ سنت ایسی عظیم الشان ہے کہ امت محمدیہ کے لئے قیامت تک کے لئے جتنی ضروریات پڑنی تھیں ان کے تصور سے ہی رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دعائیں مانگ لیں۔

تو وہ خدا آپ کی دعاؤں کو کیسے رد کرے گا جبکہ ابھی ضرورت پڑی ہی نہیں اور ان کے لئے دعائیں شروع کر رکھی ہیں تو جب بھی ضرورت پڑے گی اللہ کو یہ شخص قریب پائے گا۔ یعنی قریب تو رسول اللہ ﷺ کے ہوتا ہے مگر ہم اسے قریب دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یعنی عجیب مضمون ہے کہ چودہ سو سال کے بعد آنحضرت ﷺ کی دعا اس طرح قبول ہو رہی ہے کہ ہم خدا کو قریب دیکھ رہے ہیں مگر قریب محمدؐ رسول اللہ کے ہوتا ہے، ﷺ اور اسی قرب کے نظارے ہم دیکھتے ہیں۔

پس فراخی اور آرام کے وقت آپ بھی یہی طریق سیکھیں۔ وہ دعائیں کیا کریں جو دو پہلو رکھیں۔ ایک یہ کہ فراخی اور آرام ہو اور آپ کو حاجت نہ ہو اللہ سے، پھر بھی اللہ کی حاجت ہو۔ یہ مضمون جو ہے نا اللہ کی حاجت کا یہ اس آیت کریمہ میں مندرج ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں، جب مجھے پکاریں، حاجت روائی کا ذکر وہاں نہیں ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مجھے کسی حاجت روائی کی خاطر پکاریں۔ یہ فرمایا مجھے تلاش کرتے پھریں، مجھے پکار رہے ہوں، میں مقصود ہوں اگر یہ ہو تو یہ عام دنوں میں جبکہ خدا کی ضرورت نہیں ہے اس وقت بھی تو خدا کی تلاش ہونی چاہئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ مضامین ہیں جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات فرمائی کہ آسانی اور فراخی کے دنوں میں، کشادگی کے دنوں میں جب تمہیں ضرورت کی خاطر خدا نہ یاد آئے، خدا کی خاطر یاد آئے اس وقت پکارو تو تمہاری ہر مشکل میں وہ تمہارے ساتھ رہے گا۔

پھر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث ہے بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو اس کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی مثال کی طرح ہے۔ (بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ) پس چاہئے کہ تم زندہ ہو اور ذکر الٰہی سے تمہاری زندگی وابستہ ہو۔ ویسے دنیا میں چلتے پھرتے ہو، کھاتے پیتے ہو، کھاؤ پیو گے جو عیش عارضی مقدر ہے وہ ملے گا یا جو دکھ تمہارے قسمت میں ہیں وہ ملیں گے اور مر جاؤ گے مگر وہ شخص جو اللہ سے زندگی پاتا ہے جو اللہ کے ذکر سے زندہ ہے وہ مرتا نہیں ہے۔ یہ مضمون ہے جو دراصل اس میں بیان ہوا ہے ورنہ تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے اللہ کا ذکر کیا وہ بھی مر گیا اور جس نے نہیں کیا وہ بھی مر گیا۔ جس نے اللہ کا ذکر کیا وہ کبھی نہیں مرتا کیونکہ اللہ کبھی نہیں مرتا اور اللہ کے ذکر سے وہ شخص ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے جو اس دنیا کی زندگی سے بھی تعلق رکھتی ہے اور آخرت میں بھی سچی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔

صحیح مسلم میں اسی مضمون کی روایت یوں ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اس کا ذکر نہیں کیا جاتا زندہ اور مردہ کی مثال کی طرح ہے۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلة فی بیته وجوازها فی المسجد) اس سے ہمیں اس طرح توجہ پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے کچھ مردے بھی ہوں جو ذکر الٰہی نہیں کرتے تو وہ جو ذکر الٰہی کرتے ہیں ان کا فیض ان کو پہنچ سکتا ہے پھر اللہ اس گھر کو زندہ کر دے گا تو اس میں دوسرے بھی ہوں گے وہ بھی کچھ فیض اس کا پا سکتے ہیں۔ تو خاص طور پر ایسے لوگ جن کی اولاد میں، جن کے بچوں میں، جن کے عزیزوں میں اللہ کے ذکر سے غافل لوگ ہیں وہ اس خیال سے اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے گھر کی زندگی کے لئے بکثرت دعائیں کریں تاکہ اللہ کے ذکر سے سارا گھر زندہ ہو جائے صرف ان کی اپنی زندگی پر ہی اکتفاء نہ ہو۔

ایک حدیث ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور یہ وہ حدیث ہے جس کے تعلق میں میں پہلے ہی ساری جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کر چکا ہوں۔ ان دنوں میں خاص طور پر دعا ہونی چاہئے اور اس دعا کی جو خاص اہمیت ہے وہ آنحضرت ﷺ کے اس فعل سے ثابت ہوتی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمرہ کے لئے میں نے آنحضرت ﷺ سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ کتنا عظیم الشان وجود ہے وہ جو سب دنیا کے لئے دعائیں کرتا رہا، پہلوں کے لئے اور آخرین کے لئے بھی اور قیامت تک اس کی دعائیں ہمارا سرمایہ ہیں عجز کا مقام دیکھیں، انکساری کا مقام دیکھیں۔ حضرت عمرؓ سے فرماتے ہیں، میرے بھائی! اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ اس عظیم الشان کلام کی معرفت کو سمجھتے تھے اور جب آپ کو مخاطب کر کے آپ نے یہ کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور کی بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے مجھے ساری دنیا مل جائے تو میں اتنا خوش نہ ہوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات) دعا کے لئے کہنے سے کیوں خوشی ہوئی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے لئے دعا کا یہ جو پروانہ دیا ہے اس سے آپ کو قبولیت دعا کی خوشخبری بھی تو مل گئی۔ اگر آنحضرت ﷺ کو عمرؓ کی دعاؤں کی مقبولیت کا خیال نہ ہوتا اور جس خلوص نیت سے آپؓ جا رہے تھے عمرے کے لئے تو کبھی آپ عمرؓ کو اپنے لئے دعا کے لئے اس وقت نہ کہتے۔ حضرت عمرؓ کا عرفان بھی دیکھیں کہ جیسے رسول اللہ ﷺ کو خدا کا عرفان تھا خدا کے اس بندے کا کچھ عرفان عمرؓ کو بھی تھا اور یہی وجہ ہے کہ خوش ہوئے۔ ورنہ ہر شخص کہے کہ جی مجھے دعا کے لئے کہا ہے میں بہت خوش ہو گیا ہوں اس میں اس کی بڑائی نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ خوش ہو رہا ہے یعنی حضرت عمرؓ کے اندر کوئی بڑائی کا خیال نہیں تھا جس کی وجہ سے خوش ہو رہے ہیں دیکھو جی رسول اللہ مجھے دعا کے لئے کہتے ہیں میں کتنا بڑا ہوں۔ خوش اس لئے ہو رہے ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ جانتے تھے کہ محمد رسول اللہ کا دعا کے لئے کہنا ایک خوشخبری ہے کہ میری دعائیں قبول ہو جائیں گی اس کے مقابل پر ساری دنیا مل جاتی تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

اب لیلۃ القدر بھی شاید انہی راتوں میں آئے گی اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کس کو نصیب ہو گی، کس کو نہیں ہو گی مگر جس کو بھی نصیب ہو یا کم سے کم یہ خیال ہو کہ یہ لیلۃ القدر مجھے نصیب ہو جائے گی اسے آنحضرت ﷺ کی اس دعا کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے جو لیلۃ القدر کی دعاؤں کی جان ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں کیا دعا مانگوں۔ پتہ لگ جائے، احساس پیدا ہو جائے اور یہ ایک ایسا احساس ہے جو بعض دفعہ دل پر اتنی قوت سے قبضہ کر لیتا ہے کہ صرف وہی جانتا ہے جس کے دل پر گزر رہی ہو کہ مجھے لیلۃ القدر نصیب ہو گئی۔ فرمایا اس وقت یہ دعا کرنا۔ الفاظ یہ ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (جامع ترمذی کتاب الدعوات) اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

اے میرے خدا تو بہت بخشنے والا ہے، بہت ہی درگزر فرمانے والا ہے۔ تحب العفو اور درگزر ہی کو پسند فرماتا ہے۔ فاعف عنی پس مجھ سے درگزر فرما۔ یہاں جو ترجمہ کرنے والوں نے ترجمہ کیا ہے اس میں بخش دے' کے لفظ لکھے گئے ہیں حالانکہ عفو کا مطلب یہاں بخشا نہیں ہے۔ بخشش سے پہلے کا مقام ہے اور اگر یہ نصیب ہو جائے تو پھر انسان بخشا ہی گیا۔ عفو کا مطلب ہے تو ہماری تمام مخلوقات کی کمزوریوں سے صرف نظر کرنے والا ہے اور اپنے بندوں کو کمزوریوں سے بھی صرف نظر فرماتا ہے اور جب انسان صرف نظر کرے کمزوری سے تو گویا وہ کمزوری ہے ہی نہیں۔ تو بخشش سے پہلے کا مقام ہے عفو کا۔ اگر عفو نصیب ہو جائے تو بخشش گویا ویسے ہی نصیب ہو گئی، عفو کی برکت سے ہی نصیب ہو گئی۔

تو یہاں رسول اللہ ﷺ نے فاغفرلی کی دعا نہیں سکھائی۔ کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بخشش کی دعا کا ہی نہیں کہا اور ترجمہ کرنے والوں نے اپنی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کو کامل بنانے کے لئے ساتھ بخشش کا بھی لفظ لکھ دیا ہے حالانکہ بغیر بخشش کے اظہار کے عفو اپنی ذات میں کامل ہے اور اولیت رکھتا ہے۔ اگر اللہ ساری عمر اپنے بندے سے عفو کا سلوک کرے اور اس کے گناہوں سے صرف نظر کرتا رہے تو اس کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ دو نتیجے نکل سکتے ہیں ایک اچھا اور ایک برا۔ اچھا نتیجہ تو یہ ہے کہ عفو کے نتیجے میں انسان کے دل میں اس کی عظمت اور محبت بڑھتی چلی جائے اور دن بدن کوشش کرے کہ کوئی موقع نہ آئے کہ وہ میرے گناہوں کی وجہ سے مجھ سے نظر پھیر رہا ہو۔ یہ وہ نتیجہ ہے جس کی طرف رسول اللہ ﷺ متوجہ فرما رہے ہیں اور لیلۃ القدر کی دعا میں اس سے بڑھ کر دعا اور کیا ہو سکتی ہے۔

دوسرا نتیجہ ہوتا ہے گناہ پر دلیری۔ آپ گھر میں جانتے ہیں بچوں کو ان کی غلطیوں پر کبھی بھی نہ پکڑیں، ہمیشہ صرف نظر سے کام لیں تو گناہوں پر بہت دلیر ہو جائیں گے۔ پس آنحضرت ﷺ لیلۃ القدر کی رات کو گناہوں کی دلیری کی دعا تو نہیں بتا رہے تھے اس لئے وہ مفہوم اس میں شامل ہے جو میں عرض کر رہا ہوں۔ اس پہلو سے عفو، غفران سے بڑھ کر ہے یعنی جب بھی خدا عفو کا سلوک کرے اچانک آپ کی توجہ اس طرف ہو اور بعض دفعہ انسان محسوس کر لیتا ہے اور غلطی کرتے وقت انسان کہتا ہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں اچانک خیال آئے کہ اوہو ایک خدا ہے جو مجھے دیکھ رہا ہے اور دعا دل سے نکلے کہ وہ صرف نظر فرما لے اس کے بعد جب بھی غلطی ہونے لگے گی یہ خیال دل میں ضرور گزرے گا۔

اور پھر یہ خیال بھی تو گزرنا چاہئے کہ اللہ کی نظر کے فیض سے میں کسی لحہ میں کیوں الگ رہوں محض اس لئے کہ میں کمزور ہوں اور گناہوں میں بار بار مبتلا ہوں یہ اس کا ایک طبعی نتیجہ ہے، ایک منطقی انجام ہے اس دعا کا جس کے نتیجے میں انسان یہ چاہتا ہے کہ اللہ کبھی بھی صرف نظر نہ فرمائے یعنی گناہوں کی وجہ سے صرف نظر نہ فرمائے "گناہوں کی توفیق ہی نہ ملے ہمیں اور پھر ہم خدا کی نظر اس طرح اپنے اوپر پڑتی دیکھیں کہ وہ پوری نظر سے ہمیں دیکھ رہا ہے یہ عفو کے خلاف نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود جو یہ دعا کرتے ہیں کہ ہر حال میں اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ سبحان من یرانی پاک ہے وہ جو ہمیشہ مجھے دیکھتا ہے۔ تو اس سے یہی مراد ہے کہ میں نے تو اللہ کی خاطر اپنے دل کو ایسا مانجھا ہے، ایسا صاف کیا ہے اور اللہ بھی مجھ سے ایسا سلوک فرماتا ہے کہ اگر کوئی کمی رہ بھی گئی ہے تو اس سے صرف نظر فرما لیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اب یہ تمنا رکھتا ہوں کہ ہر حال میں، ہر پہلو سے میرے اندرونے کے ہر حصے میں خدا نظر ڈالتا رہے اور ہمیشہ میری حفاظت فرماتا رہے۔

پس یہ وہ دعا ہے جس کو مانگتے وقت اپنی راتوں میں اس مضمون کو ضرور پیش نظر رکھیں ورنہ اگر یہ دعا مانگی گئی کہ اے خدا ہم گناہ کرتے رہیں اور تو صرف نظر کرتا رہے تو یہ گناہ پر دلیری دلائے گی "گناہ سے نفرت نہیں دلائے گی۔ پس اب اس مضمون کو پیش نظر رکھ کر میں پھر اس دعا کو دوہراتا ہوں، اگر عربی لفظ یاد نہیں تو اردو مضمون کو یاد رکھ کر اس کو پیش نظر رکھیں۔ اے میرے اللہ تو عفو کرنے والا ہے۔ انک عفو۔ عفو کا اصل مطلب ہے مجسم عفو ہے یعنی کامل عفو ہے اس سے بڑھ کر عفو کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ تحب العفو تو عفو سے محبت کرتا ہے فاعف عنی پس مجھ سے بھی تو عفو فرما۔ یہ دعا ان معنوں میں اس تمہید کے ساتھ جو میں نے بیان کی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر آپ دعا مانگیں تو ان دعاؤں میں ہم سب کو شامل رکھیں، ساری جماعت کو شامل رکھیں اور ساری دنیا کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس رمضان کے فیض سے جماعت احمدیہ سب دنیا کو فیضیاب کرنے والی ہو۔

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود (۔) کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اقتباس تو اور بھی بہت سے تھے لیکن یہ انشاء اللہ آئندہ یہی مضمون جاری رہے گا کیونکہ ایک جمعہ رمضان کا آنے والا ہے جسے لوگ جمعۃ الوداع کہا کرتے ہیں اور جس کے تعلق میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اسے جمعۃ الاستقبال کہنا چاہئے۔ وداع نہیں، استقبال۔ بڑھ چڑھ کر اس کا استقبال کریں کیونکہ ایسا جمعہ پھر آپ کو نصیب نہیں ہوگا اور یہ استقبال اس طرح کریں کہ آپ کے پاس ہی ٹھہر جائے یعنی اس کی برکتیں آپ کے لئے ہو جائیں بعض دفعہ آپ بڑے لوگوں کا استقبال کرتے ہیں آئے اور چلے گئے وہ استقبال بھی ہے اور وداع بھی ہے۔ لیکن اگر کسی ایسے محبوب کا استقبال کریں کہ اس کو اپنے گھر ہی میں بٹھالیں، اپنے دل سے پھر جدا نہ ہونے دیں تو یہ استقبال ایک اور شان کا استقبال ہے۔ پس اگلے جمعہ میں، میں ان معنوں میں اسے استقبال کا جمعہ کہتا ہوں کہ ایسا استقبال کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی محبت اور آپ کی چاہتوں کے پیش نظر آپ ہی کے پاس ٹھہر جائے اور رمضان کی یہ ساری برکتیں سارا سال آپ کی ہو جائیں۔

اس تمہید کے ساتھ میں حضرت مسیح موعود (۔) کے اقتباسات شروع کرتا ہوں ایک اقتباس کا تھوڑا سا حصہ بیان کر سکوں گا باقی انشاء اللہ اگلے جمعہ کے خطاب کے وقت۔

"جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں" یہ اسی آیت کی تفسیر ہے جو کچھ تفسیر میں پیش کر چکا ہوں۔ "جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آسکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں" یہ وہ دوسرا مفہوم ہے جو میں نے عرض کیا تھا اس کے علاوہ ہے یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کی ہستی کی دلیل چاہتے ہو تو خود ایسے بن جاؤ کہ اللہ تمہاری سننے لگے۔ جب وہ سننے لگے گا پھر تم دلیل بنو گے خدا کی ہستی کی اگر وہ نہیں سنے گا یعنی تم اس سے دور رہو گے تو تم خدا کی ہستی کے لئے کسی دلیل کے طور پر پیش نہیں کئے جا سکتے۔

"جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں" اب ظاہر بات ہے کہ جو خدا کے قریب ہوگا اس عشرے میں، اللہ اس کو اپنا مقرب بنائے گا اس کو کئی قسم کی بشارتیں رویاء صالحہ کے ذریعے دے گا، کشوف کے ذریعہ دے گا، الہامات کے ذریعہ دے گا۔ فرماتے ہیں "جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ قادر ہونا بھی بپایہ یقین پہنچتا ہے" یعنی صرف اس طریق پر تمہیں یہ سمجھ آئے گی کہ خدا موجود ہے بلکہ جب وہ تمہاری دعائیں سنے گا تو قادر بھی تو ہوگا۔ آواز کا جواب دیتا ہے اور اس کو قبول جب کر لیتا ہے جو تم اُس سے مانگتے ہو وہ دے دیتا ہے تو بغیر قدرت کے وہ کیسے دے سکتا ہے۔ پس ایسی دعائیں مانگو کہ خدا سنے بھی اور اس کی قدرت کا نشان بھی اس سے ظاہر ہو۔

"لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔" پس چونکہ اس اقتباس کے علاوہ دوسرے اقتباسات کا اس وقت وقت نہیں ہے اس لئے انشاء اللہ اگلے خطبہ میں کسی نئے مضمون کو شروع کرنے کی بجائے یہی مضمون جاری رہے گا اور یہاں سے آگے اقتباسات چلیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 26 فروری 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منصور احمد مبشر صاحب ابن مکرم مظفر الدین چوہدری صاحب مرحوم (بنگالی) کارکن نظارت مال کے دل کا آپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں چند دنوں تک متوقع ہے۔

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کا آپریشن کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور جلد کامل صحت سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری محمد انور بھلی صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور آپریشن کے لئے لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ عزیز مہران احمد ابن ناصر احمد صاحب کا ٹھگڑی ربوہ کی ٹانگ کی ہڈی گھر بھاگتے ہوئے گر کر ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد زاہد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ کی پھوپھی مکرمہ مسرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس صاحب محلّہ نصیر آباد ربوہ جو کہ مکان کی چھت ٹوٹ جانے کی وجہ سے نیچے گر گئیں تھیں اور ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوئی تھی ابھی تک بستر سے اٹھ نہیں سکتیں مورخہ 99-12-15 کو دوبارہ چیک اپ کروانے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد لے جا رہے ہیں موصوفہ کے پانچ چھوٹے بچے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منشی شیخ احمد صاحب مبارک آباد سندھ بعمر 70 سال مورخہ 6۔ دسمبر 1999ء بوجہ معدہ کے کینسر سے وفات پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 7۔ دسمبر کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے احاطہ دار الضیافت میں جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

موصوف مجلس مبارک آباد کے زعیم انصار اللہ رہے۔ اور قریباً 20 سال تک جماعتی اراضی پر بطور منشی کام کرنے کا موقع پایا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم اظہر احمد صاحب بزمی مربی سلسلہ رائے ونڈ ہیں۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 8 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

بازیافتہ نقدی

○ کچھ نقدی بیت المبارک کے سامنے کی سڑک سے جمعہ کے روز ملی ہے جس دوست کی ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کرے۔

عمران راشد
13/52 دار العلوم وسطی ربوہ
فون نمبر 211773

فیکس نمبر کی تبدیلی

○ نظارت امور عامہ کا فیکس نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ اب فیکس کا نمبر 213055 ہے۔ آئندہ اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ بنت مکرم شیخ مقبول احمد صاحب امینی دار النصر غربی ربوہ کا نکاح عزیز مکرم شیخ محمد کاشف صاحب ابن مکرم شیخ محمد اشرف صاحب L-Y-22 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد سے بعوض -/25000 روپے حق مہر پر مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 99-10-28 کو پڑھا اسی روز شادی کی تقریب منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم شیخ محمد اکرم صاحب وہرہ نے دعا کروائی اگلے روز سرینا ہوٹل فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا انعقاد ہوا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر و بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مبارک احمد قریشی صاحب بابت ترکہ مکرمہ فضل بی بی صاحبہ)

مکرم مبارک احمد قریشی صاحب ولد مکرم عبداللطیف قریشی صاحب ساکن نمبر 5/42 فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 5/42 دار الرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 10 مرلہ ہے۔ جو میرے اور میرے بھائی مکرم رفیق احمد قریشی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہماری بہن محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم مبارک احمد قریشی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم رفیق احمد قریشی صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

گروزنی پر دسمبر میں قبضے کا فیصلہ

روس نے عالمی دباؤ کے تحت گروزنی پر آخری بمباری کرنے کی مہلت میں دو ہفتے کا اضافہ کر دیا ہے۔ اب روس نے دسمبر کے آخر میں گروزنی پر قبضہ کر لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ شہریوں کو آخری وارننگ دے دی گئی ہے۔ روس نے روزانہ چھ گھنٹے کے لئے بمباری میں وقفے کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ روسی کمانڈر نے کہا ہے کہ اس کا مقصد شہریوں کو محفوظ انخلاء کی سہولت دینا ہے۔ چیچن جانبازوں نے کہا ہے کہ روس کا اعلان دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے وہ بمباری بند نہیں کرے گا۔ روس نے اسلان مسخادوف کی حکومت کو غیر قانونی قرار دے کر کسی قسم کی بات چیت سے انکار کر دیا دفاعی اہمیت کے قصبے شالی پر قبضے کے لئے اندھا دھند گولہ باری کی گئی۔

بھارت اسرائیل ایٹمی تعاون

بھارت اسرائیل سے جدید ایٹمی دفاعی نظام خریدے گا۔ اسرائیل کے اعلیٰ سطحی خفیہ فوجی وفد نے 3 ماہ کے دوران دو مرتبہ بھارت کا دورہ کیا۔ مکمل دفاعی نظام اور نیوکلیئر آلات کی خریداری کے سمجھوتے کو آخری شکل دے دی گئی۔

کلیان سنگھ نئی پارٹی بنائیں گے

بی جے پی اور اتر دیش کی وزارت اعلیٰ سے نکالے جانے کے بعد قوم پرست لیڈر کلیان سنگھ ہندو قوم پرست پارٹی بنائیں گے۔ پارٹی خالصتاً ہندوؤں کی جماعت ہو گی جو ہندو ازم کے پرچار اور ترویج کے لئے کام کرے گی۔ مذہبی ہندو اس جماعت کے ستون ہوں گے۔ کلیان سنگھ نے دعویٰ کیا کہ آئندہ انتخابات میں بی جے پی کا خاتمہ کر دیں گے۔

بیلسٹک میزائیل فروخت کرنے کا فیصلہ

شمالی کوریا نے بیلسٹک میزائیل فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جنوبی کوریا نے یہ الزام لگاتے ہوئے کہا کہ شمالی کوریا نے درمیانی رینج کے میزائیل کی قیمت 60 لاکھ ڈالر مقرر کی ہے۔ اس کا پہلا خریدار ایران ہو گا۔ مغربی ممالک تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔

بہار میں ملیریا وبائی شکل میں

بھارتی صوبہ بہار میں ملیریا نے وبائی شکل اختیار کر لی ہے سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ریاست کے 18۔ اضلاع بری طرح متاثر ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

پرتگال کا مسافر جہاز تباہ

پرتگال کا ایک مسافر جہاز تباہ ہونے سے 38۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ پرواز کے 30 منٹ کے بعد طیارے کا کنٹرول سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ علاقے پر گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ
ہٹ چوک۔ کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 840411

ارزاں ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

ہر قسم کے موٹر پارٹس ہائی ایس / ہائی لکس و موبل آئل
ڈار آٹوز
کالونی موڑ فاروق آباد (شیخوپورہ)
پروپرائٹرز: طاہر احمد ڈار۔ بشارت احمد ڈار
فون آفس 3515 رہائش 3185

احباب جماعت کیلئے سستا اور معیاری پیکیج
4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں۔
نواز سیٹلائٹ
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور 5400
فون آفس 042-7351722 رہائش 5865913

نور ہوم اپلائنسز
فون 451030-428520 (051)
فیکس 422193
مینوفیکچرر و ڈیلر۔ روم کولرز۔ واشنگ مشین۔ گیزر۔ کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ
پروپرائٹر:۔ محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 13 دسمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
منگل 14۔ دسمبر۔ غروب آفتاب۔ 5-08
بدھ 15۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-31
بدھ 15۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-59

بھارت سے سنجیدہ مذاکرات کا امکان نہیں

بھارت اور پاکستان کے درمیان سنجیدہ مذاکرات کا کوئی امکان نہیں۔ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت کو حقیقت سے آنکھیں چرانے کی بجائے سنجیدگی سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے بغیر امن کا خواب دیکھنا بے سود ہے۔ انہوں نے کل جماعتی حریت کانفرنس کے رہنماؤں کے ساتھ پہلی باضابطہ ملاقات میں کہا کہ کشمیری بھائی ہمیں ہر قدم پر ساتھ پائیں گے۔ تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ کشمیر کو چھوڑ کر بھارت سے کسی مسئلے پر بات نہیں کی جائے گی۔ پہلے کشمیر پر بات ہوگی پھر تجارت ہوگی۔ کشمیری لیڈروں کو نواز دور کی خفیہ ڈپلومیسی کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ فوجی حکومت نے واضح کیا کہ بھارت سے وقت ضائع کرنے کے لئے مذاکرات نہیں کریں گے۔

طیارہ سازش کیس

طیارہ سازش کیس میں جج کے تبدیل ہونے کے بعد اب سماعت بڑے کمرے میں ہوگی اس میں 150۔ افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ فرانس' برطانیہ' امریکہ اور جرمنی سمیت دیگر ممالک کے مبصرین کارروائی دیکھیں گے۔ صحافیوں کو خصوصی پاس جاری ہونگے۔

8۔ غیر ملکی بینکوں نے قرضے ری شیڈول کر دیئے

8۔ غیر ملکی بینکوں نے 51 کروڑ 23 لاکھ ڈالر کے قرضے ری شیڈول کردیئے ہیں معاہدہ پر آٹھوں بنکوں کے نمائندوں اور پاکستان کے ایڈیشنل سیکرٹری خزانہ نے دستخط کئے۔ اب یہ قرضے 2002ء تک ادا کرنے ہونگے۔ 5ء1 فیصد سود ادا کرنا ہوگا۔ اب تک 7ء2884 ملین ڈالر کے قرضے ری شیڈول ہو چکے ہیں۔

گورنر صفدر راتوار بازار میں

پنجاب کے گورنر (ر) جنرل صفدر لوگوں کے مسائل سننے اتوار بازاروں میں اچانک پہنچ گئے۔ انہوں نے منشی ہسپتال کا بھی اچانک دورہ کیا۔ گورنر شادمان اور اسلام پورہ کے بازاروں میں لوگوں میں گھل مل گئے اور قیمتوں اور معیار کے بارے میں دریافت کیا۔

لاہور پریس کلب میں پولیس

پولیس لاہور کے پریس کلب میں گھس گئی صحافیوں پر تشدد کیا گیا اور انہیں سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں۔ صحافیوں پر بندوقیں تان لیں۔

تیل کی قیمت بڑھ گئی

حکومت نے فوری طور پر پیٹرول کی قیمت میں اضافہ کر دیا ہے۔ اب تیل 3 روپے فی لیٹر مہنگا ہو گیا ہے۔

عوامی تحریک کا جلوس طاہر القادری فرار

لاہور میں مال روڈ پر عوامی تحریک نے جنونی قاتل کے ہاتھوں 100 بچوں کی ہلاکت پر جلوس نکالا۔ پولیس نے بتایا کہ مال روڈ پر دفعہ 144 نافذ ہے لہٰذا جلوس نہیں نکل سکتا۔ عوامی تحریک نے جلوس پر اصرار کیا تو پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ طاہر القادری فوری طور پر اپنے گن مینوں کے ہمراہ کار میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے جلوس پر لاٹھی چارج سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا ورنہ "بوتھے" توڑ دیتا۔ پولیس کو جرات کیسے ہوئی کہ میرے کارکنوں پر ہاتھ اٹھائے"۔ ادھر مجسٹریٹ نے گرفتار شدگان کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دیں۔ عوامی تحریک کے کارکنوں کو جیل بھجوا دیا گیا۔

طیارہ کیس کے بیانات

طیارہ کیس میں چیف آپریشن آفیسر نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف نے امین اللہ کو جہاز مسقط یا ابوظہبی بھیجنے کا حکم دیا۔ ونگ کمانڈر فاروق نے ائرپورٹ بند کرنے کا حکم دیا۔ پھر فیول کم ہونے کی اطلاع ملنے پر جہاز کو نوابشاہ بھیجنے کو کہا۔ ساڑھے پانچ بجے وزیراعظم ہاؤس سے فون آیا۔

پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ مسترد

عوام نے پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ مسترد کر دیا ہے۔ فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اقتصادی ماہرین نے کہا کہ بجٹ کا خسارہ کم کرنے کے لئے عوام کی کمر میں چھرا گھونپا گیا۔ اس سے مہنگائی کا نیا طوفان اٹھے گا۔

البشیرز
پیج
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کیلئے
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون 510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

ہماری ہاں کوکنگ رینج' روم ہیٹر' گیزر' ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نزد اکبر چوک - ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 5118096 ,042-5114822

عمیر اسٹیٹ ایجنسی پراپرٹی کنسولٹینٹس
9۔ ہنزہ بلاک - مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو - چوہدری اکبر علی
فون آفس 5418406-448406

رحمان
کون مہندی
فینسی چوڑیاں
ربوہ کی مشہور مہندی
جیلوری' کاسمیٹکس' پرس بیگ
کان اور ناک چھیدے جاتے ہیں
نیو رحمان جنرل سٹور
گول بازار ربوہ - پاکستان

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہومیوپیتھک کتاب اور 117۔ ادویات دستیاب ہیں

گولا - پلائی ووڈ - کارونگز - ووڈ سیٹر -
بنسٹر اینڈ ماسٹر ریلنگ
یونائیٹڈ پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر
کالج روڈ - نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 5114822 فیکٹری 7930211

خوشخبری
ملکی' غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات' حضور ایدہ اللہ کی کتاب' 117 کے بکس پر احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت۔
ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری
کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور فون 6372867

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت
عمار پوشاک
بچگانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز مردانہ ڈریس پینٹ' ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ۔ دوکان نمبر 5`4
کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔ فون آفس 042-5168629

گرتے بال' گنجا پن! بالچر

سر کی خشکی' سکری کو دور کر کے بالوں کو صحت مند گھنے اور لمبے کرتا ہے۔ گنجاپن اور بالچر کے لئے مفید ترین ہے	Rs. 40/-	Arnica Hair Oil
بالچر' سر' داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Alopecia Cure
خشکی' بالوں میں سکری کیلئے مفید کیپسولز	Rs. 25/-	Dandruff Cure
گرتے بالوں' گنجاپن' پتلے بالوں کو مضبوط گھنے اور لمبا کرنے کا کورس	Rs. 65/-	Falling Hair Course

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک 419-771
ہیڈ آفس 213156
سیلز 211283

MUJTABA INTERNATIONAL
EXPORTER OF TEXTILES, LEATHER, AND
SPORTS PRODUCTS
284-W, DEFENCE SOCIETY, LAHORE, PAKISTAN.
TEL: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
FAX: (92-42) 5730970 Email: mujtaba_99@yahoo.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
اوقاتِ مطب
صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے
جمعۃ المبارک 9:00 بجے تا 11:00 بجے
ناصر دواخانہ - گولبازار ربوہ - فون نمبر 211434

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61